UMRAPRO

حج کا طریقہ

Hajj Steps: Day-by-Day

www.UmraPro.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حج کا طریقہ

مکمل رہنمائی، احادیث اور حوالہ جات کے ساتھ

Hajj Steps: Day-by-Day Guide

میری والدہ محترمہ کے حق میں ایصالِ ثواب کی نیت سے

Powered By:

Altitude Journey LLP

www.UmraPro.com

حج کی تین قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: حجِ افراد، حجِ قران اور حجِ تمتع

حجِ افراد:

سفر کے وقت صرف حج کی نیت کی جائے اسی کا احرام باندھا جائے اور عمرہ کو حج کے ساتھ جمع نہ کیا جائے اس حج کا نام حج افراد ہے۔

حجِ قران:

حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جائے اور احرام بھی دونوں کا ایک ہی ساتھ باندھا جائے ایسے حج کا نام حج قران ہے۔

حجِ تمتع:

تیسری قسم حج کی یہ ہے کہ حج اور عمرے کو اس طرح جمع کیا جائے کہ میقات سے صرف عمرہ کے لیے احرام باندھا جائے اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام ختم کر دیا جائے پھر آٹھویں ذلحجہ کو جہاں آپ ٹھہرے ہوں وہاں سے حج کا احرام باندھا جائے اس حج کو حج تمتع کہتے ہیں۔

پہلا دن: ۸ ذوالحجہ — یومِ ترویہ

دوبارہ احرام باندھنا: (اپنی ہوٹل سے دوبارہ احرام باندھیں)

آٹھ ذوالحجہ کی صبح کو نماز فجر ادا کریں، غسل کریں، ممکن ہو تو خوشبو بھی استعمال کریں اور حج کا احرام باندھ لیں اور حج کی نیت کر کے، دو رکعت سنت الاحرام پڑھ کے پھر لبیک پڑھتے ہوئے مِنٰی کی طرف روانہ ہو جائے۔

حج کی نیت:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ حَجًّا

مرد ہو یا عورت ہو سب نے لبیک پڑھنا ہے۔ مرد تلبیہ زور سے پڑھیں گے اور عورتیں آہستہ پڑھیں:

تلبیہ:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۝لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ۝إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ۝ لَا شَرِيكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں، اور بادشاہت بھی تیری ہی ہے۔ آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

مِنٰی کی طرف

اس کے بعد آپ مِنٰی کی طرف روانہ ہو جائیں، راستے میں وادی محصب آے گی یہ کنکریوں والی وادی جنت المعلی کے قریب دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ اس کے بعد جبل نور آے گا۔ غار حرا اسی جبل نور کے اوپر ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی تھی۔

ذوالحجہ 8 کو سنت کے مطابق ظہر سے پہلے ہم نے مِنٰی میں پہنچنا ہے۔

بہرحال، شوق کے ان راستوں سے گزرتے ہوئے مِنٰی کے وسیع میدان میں جہاں جگہ ملے پڑاؤ ڈال دیں اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازیں قصر کر کے ادا کریں لیکن یہاں نمازوں کو جمع کی صورت میں نہیں بلکہ ہر نماز کو اس کے وقت ہی میں ادا کیا جائے گا۔ مِنٰی میں ایک بہت بڑی مسجد ہے جس کا نام مسجد خیف ہے یہ مسجد مِنٰی کی مشہور ترین مسجد ہے۔

مسند بزار میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مسجد خیف میں 70 انبیاء کرام علیہ السلام کی قبریں موجود ہیں"۔ اس مسجد کے قریب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی زبح کی۔ مذکورہ بالا پانچوں نماز امام کے ساتھ اس مسجد میں باجماعت ادا کرنا مستحب ہے۔

دوسرا دن: ۹ ذوالحجہ —— یومِ عرفہ، یعنی عرفات کا دن

سوئے عرفات: مِنٰی سے عرفات کے طرف روانگی

ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد (جب تھوڑی سی روشنی پھیلنی شروع ہوجائے) اطمینان و سکون کے ساتھ سوئے عرفات کی طرف چل پڑیں۔ اسی راستے میں وادی محسر آتی ہے جہاں اصحاب فیل کا واقعہ پیش آیا تھا لہذا یہاں سے جلدی سے گزرجائیں۔ اس جگہ کی نشانی یہ ہے کہ یہاں راستہ تنگ ہے۔

وقوفِ عرفات: عرفات میں قیام

عرفات میں حج کا وقت شروع ہوگا زوال (دوپہر) کے بعد اور دو نمازیں ہم نے انشاءاللہ عرفات میں پڑھنی ہے۔ ظہر و عصر کی نمازیں (ظہر کے وقت میں) جمع اور قصر کی صورت میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ میدان عرفات ہی میں ادا کی جائیں گی۔

جتنے حاجی ہیں یہ مسافر ہیں, ان جھگڑوں میں نہ پڑھیں آپ۔
آپ قصر بھی کریں اور دو نمازیں ملانا چاہیں تو ملا سکتے ہیں۔

اگر کوئی حنفی شخص مکّہ مکرمہ کا مقیم ہے اور اپنے مسلک پر عمل پیرا ہے، تو وہ اپنے خیمے میں اپنے وقت پر جماعت کے ساتھ چار رکعت نماز ادا کرے۔

جو حضرات دو رکعت پڑھتے ہیں اُن پر اعتراض نہ کریں، اور جو چار رکعت پڑھتے ہیں اُن پر بھی اعتراض نہ کریں۔ دو رکعت خود حضورِ اکرم ﷺ نے پڑھی ہیں، اور چار رکعت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہیں۔ لہٰذا اس مسئلے میں کسی پر اعتراض، طنز یا تنقید نہ کی جائے، اور نہ ہی کسی کو حقیر سمجھا جائے۔

یہاں پہنچ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے قبلہ رخ ہو کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر کثرت سے ذکر اور دعائیں کریں۔ عرفہ سارا موقف ہیں یعنی جہاں بھی جگہ مل جائے درست ہے۔ لیکن حدود عرفہ کے اندر ہو۔ یہاں آپ غروب آفتاب تک رہیں گے۔ یاد رہے کہ وقوف عرفہ حج کا رکن اعظم ہے۔ (جو میدان عرفات میں پہنچ گیا اس کا حج ہوگیا)۔

یاد رہے کہ مسجدِ نمرۃ وادي عرنة کے اندر ہے یعنی عرفات کی حد سے باہر ہے۔ یعنی وادي عرنة عرفات کا حصہ نہیں، اس لیے وقوفِ عرفہ، عرفات کی حدود کے اندر ہی کیا جائے۔

اگر کوئی شخص حج کے تمام اعمال کر لے، لیکن 9 ذوالحجہ کو حدودِ عرفات میں نہ جائے، تووہ حاجی نہیں کہلائے گا۔

عرفات کے وظیفوں میں سب سے اہم وظیفے:

100 دفعہ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ۝ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ۝ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ۝ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سورۃ اخلاص 100 دفعہ:

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ۝٤

درود ابراہیمی 100 دفعہ:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۝ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ۝ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۝

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۝ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ۝ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۝

آیات کریمہ 100 دفعہ:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

اور وقفہ وقفہ سے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۝لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ۝إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ۝ لَا شَرِيكَ لَكَ

اور کھڑے ہو کر وقوف کرے اور لمبی لمبی دعائیں مانگیں۔

اور یاد رکھیں کہ حج کا وقت (9 ذوالحجہ) کے دن زوال (دوپہر) کے بعد سے شروع ہوتا ہے، یہ سارا دن اور ساری رات جاری رہتا ہے، اور (10 ذوالحجہ) صبح صادق کے وقت جا کر ختم ہوتا ہے۔

کیا معنی ؟ مثال کے طور پر اگر کوئی آدمی کی فلائٹ ہے وہ عشاء کو اترا جدّہ ائیرپورٹ پر! وہیں سے اس نے احرام باندھا یا اپنے ملک سے احرام باندھا، نیّت کرتے ہوئے رات کو 12 بجے عرفات پہونچ گیا وہ بھی حاجی ہے کیونکے سارا دن اور ساری رات حج کا وقت ہے۔

اور یہ بھی حکم ہے کہ عرفات میں موجود آدمی یا عورت مغرب کی نماز سے پہلے وہاں سے نہ نکلے۔ اگر کوئی سورج ڈوبنے سے پہلے عرفات سے نکل گیا تو اس پر دم (قربانی) واجب ہوگی۔

اس کے لئے ضروری ہے کے واپس حدود عرفات کے اندر لوٹ آے۔

مزدلفہ

مزدلفہ "ازدلاف" سے بنا ہے جس کے معنی قریب ہونا ہے۔ مزدلفہ عرفات اور مِنٰی کے درمیان واقع ہے۔ اسے مزدلفہ اس لیے کہتے ہیں کہ یہاں اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو غروب آفتاب کے بعد نہایت سکون اور وقار کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کی طرف روانہ ہوں۔

عرفات سے مزدلفہ پہنچ کر مغرب و عشاء کی نمازیں (عشاء کے وقت میں جمع اور قصر کی صورت میں ادا کریں۔

پہلے مغرب کی نماز ادا کریں گے، چاہے دیر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ ہم قضا کی نیت نہیں کریں گے ادا کی نیت کریں گے۔

رکعت 3 فرض نماز مغرب کی ادا کریں گےاور اس کے بعد فوراً دو رکعت عشاءکی قصرنماز پڑھیں گے، اس کے بعد وتر پڑھیں گے۔

رات مزدلفہ ہی میں کھلے آسمان کے نیچے بسر کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں کوئی نفلی نماز ثابت نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات میں آرام فرمایا۔

علماؤں نے لکھا ہے کہ مزدلفہ کی رات بہت فضیلت والی رات ہے، حتیٰ[1] کہ اسے لیلۃ القدر جیسی عظیم رات کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابوبکر جو دعائیں میری عرفات میں قبول نہیں ہوئیں، وہ مزدلفہ میں قبول ہو گئیں۔

لہذا مزدلفہ کے اندر فجر کی نماز پڑھنا، اس کے بعد کھڑے ہو کے دعا کرنا وجوب" و "وقوف" واجب ہے اگر کوئی نہیں کرے گا تو دم پڑھ جائے گی۔"

حکمِ شرعی: مزدلفہ میں وقوف کرنا واجب ہے۔ یہ قرآن کریم کے حکم: فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (القرآن) کی روشنی میں ثابت ہے۔

وجوب کا وقت: مزدلفہ میں وقوف کا اصل وقت دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق (فجر) سے طلوع آفتاب تک ہے۔ اس دوران میں صرف ایک لمحے کے لیے بھی موجود رہنا واجب کی ادائیگی کے لیے کافی ہے۔

نماز فجر مزدلفہ میں ادا کریں۔ نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب اللہ تعالی کا ذکر اور دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے اللہ تعالی سے کثرت سے دعائیں کریں۔ سنت سے یہی ثابت ہے۔

تیسرا دن: ۱۰ ذوالحجہ — یومُ النحر، عید الاضحیٰ

مزدلفہ سے پھر مِنٰی کی طرف

پھر طلوع آفتاب سے پہلے تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ سے مِنٰی کی طرف روانہ ہوں۔ اگر آپ کے ہمراہ عورتیں، بچے اور بوڑھے ہوں تو پھر آدھی رات کو مزدلفہ سے مِنٰی کی طرف روانہ ہو جانے میں بھی کوئی حرج نہیں اور اپنے ساتھ سات عدد کنکریاں بھی لے جائیں تاکہ جمرہ عقبہ کو رمی کر سکیں۔

باقی کرنکریاں مِنٰی ہی سے لے لیں اسی طرح ان سات کنکریوں کے مِنٰی سے لینے میں بھی کوئی حرج نہیں جن کے ساتھ عید کے دن جمرہ عقبہ کو رمی کرنا ہے۔

مِنٰی میں پہنچ کر یہ کام کریں:

نمبر ایک: جمرہ عقبہ کو رمی کریں یہ جمرہ ، مکہ مکرمہ سے قریب ترین ہے، اسے مسلسل ایک ایک کرکے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے ہوئے اللہ اکبر پڑھیں۔

پہلی کنکری مارنے کے بعد تلبیہ پڑھنا بند کر دیں۔

نمبر دو: اگر آپ پر ہدی واجب ہے (ہدی سے مراد وہ جانور جو حاجی قربانی کے لیے اپنے ساتھ لے جاتے تھے) تو اسے ذبح کریں ہدی کے گوشت کو خود بھی کھائیں اور فقراء کو بھی کھلائیں۔

جانور کی قربانی (قربانی / ہدی)

حج تمتع یا حج قران کرنے والوں کے لیے قربانی واجب ہے۔

اکثر حجاج یہ انتظام اپنی ایجنسی یا سعودی ہدی پروجیکٹ کے ذریعے پہلے سے کر لیتے ہیں۔ اور قربانی آپ کی طرف سے ادا کی جاتی ہے۔

نمبر تین: اس کے بعد سر کے بال منڈوا دیں یا کٹوا دیں لیکن منڈوانا افضل ہے۔ عورت کے لیے انگلی کے ایک پورے کے برابر بال کاٹ دینا ہی کافی ہے۔

تحلّلِ اول = احرام کی پابندیوں سے پہلی مرحلہ وار آزادی

جب آپ رمی کر لیں اور بال منڈوا یا کٹوا دیں تو آپ کو تحلّلِ اول حاصل ہو گیا۔ یعنی اب آپ احرام اتار کر معمول کے کپڑے پہنیں گے اور اب بیوی سے مقاربت کے سوا دیگر وہ تمام امور بھی حلال ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔

ان تین چیزوں میں حنفی مسلک میں ترتیب واجب ہے کے پہلے کنکری مارے، پھر قربانی کرے اور پھر سر منڈوائے۔ اگر آگے پیچھے ہو جائے تو دم پڑ جائے گی۔لیکن باقی ائمہ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں۔

طواف افاضہ - (طواف زیارت)

اب مکہ مکرمہ چلے جائیں اور وہاں جا کر طواف افاضہ (طواف زیارت) کریں, مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز (واجب طواف) ادا کریں۔ اور طواف کے بعد سعی بھی کریں، بشرط یہ آپ کا حج تمتع ہو۔ اس طواف و سعی کے بعد بیوی سے مقاربت اور وہ تمام امور حلال ہو جاتے ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئے تھے۔

حنفی مسلک میں، طوافِ زیارت (یا طوافِ افاضہ) کے تین دن ہیں:
ذوالحجہ 10, 11, اور 12 تاریخ کو سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے۔
ان تینوں دنوں میں سورج ڈوبنے سے پہلے تک طواف کرنا ضروری ہے۔ اگر ان دنوں کے بعد طواف کیا جائے تو جائز تو ہے، لیکن دم (یعنی قربانی) دینا پڑے گی۔باقی ائمہ کے نزدیک دم نہیں ہے۔

مِنٰی کی راتیں: ”ایام تشریق“ ذوالحجہ: 11, 12 اور 13 کی راتیں

طواف افاضہ کے بعد قربانی کے دن آپ مِنٰی واپس تشریف لے جائیں اورگیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ ” ایام تشریق “ کی راتیں مِنٰی میں گزاریں اور اگر دو راتیں ہی گزاریں تو یہ بھی جائز ہے۔

جمرات کا تعارف

روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اللہ کے حکم سے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی ارادے سے لے کر چلے اور مِنٰی کی حدود میں پہنچے تو ایک جگہ شیطان سامنے آیا اور اس نے اس ارادے سے آپ علیہ السلام کو باز رکھنے کی کوشش کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مردود کو سات کنکریاں ماری جس سے وہ زمین میں دھنس گیا اور آپ علیہ السلام آگے روانہ ہو گئے۔ کچھ دور چلے تھے کہ وہ دوبارہ سامنے آیا۔ اسی طرح پھرحضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو کنکریاں ماری وہ دفع ہو گیا۔ آپ علیہ السلام آگے چل دیے۔ کچھ دور جانے کے بعد تیسری دفعہ وہ پھر آیا تو ابراہیم علیہ السلام نے اسی طرح اس کے کنکریاں ماری جس سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ اللہ تعالی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محبت بھری یہ ادائیں ایسی پسند ائیں کہ قیامت تک کے لیے اس کو بھی حج کا جز بنا دیا گیا۔ ان تینوں جگھوں پر بطور نشان تین ستون بنے ہوئے ہیں اور حجاج کرام ان نشانیوں پر کنکریاں مارتے ہیں۔ انھی نشانوں کو جمرات کہتے ہیں۔

رمی جمرات

ان دو یا تین دنوں میں تینوں جمرات کو رمی کریں۔ رمی زوال (دوپہر) کے بعد کی جائے گی۔ پہلے جمرہ اولی کو رمی کریں یہ جمرہ مکہ سے سب سے زیادہ دور ہے پھر جمرہ وسطیٰ اور آخر میں جمرہ عقبہ کو اس طرح رمی کریں کہ ہر ایک کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر پڑھیں۔ رمی کرتے وقت ضروری باتیں:

رمی کے لیے بڑے بڑے پتھر اور جوتے استعمال نہ کریں۔

رمی کرتے وقت شیطان کو گالیاں نہ دیں۔

سات کنکریاں بیک وقت نہ ماریں بلکہ ایک ایک کر کے ماریں۔

مِنیٰ میں دو دن

اگر آپ مِنیٰ میں دو دن کے قیام پر اکتفا کریں تو دوسرے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے مِنیٰ سے نکل جائیں اور اگر مِنیٰ میں سورج غروب ہو جائے تو پھر یہ رات بھی مِنیٰ میں بسر کرنا ہوگی اور 13 تاریخ کو بھی رمی کرنا ہوگی اور افضل بھی یہی ہے کہ آپ 13 تاریخ کی رات بھی مِنیٰ میں بسر کریں۔

چوتھا اور پانچواں دن —— (11 اور 12 ذوالحجہ)

ذوالحجہ 11 اور 12 کو کنکری مارنے کا وقت زوال (دوپہر) کے بعد شروع ہوگا اگر صبح کنکریاں ماروگے تو ادا نہیں ہوگی اور دم پڑ جائے گی۔

ذوالحجہ کی 11 تاریخ کو 21 کنکریاں مارنی ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارنا (رمی کرنا): مِنٰی واپس جا کر تینوں جمرات ستونوں پرسات سات کنکریاں ماریں۔ پہلے جمرہ اولی پر (7 کنکریاں)، پھر جمرہ وسطٰی پر (7 کنکریاں)، اور آخر میں جمرہ عقبہ پر (7 کنکریاں) ماریں۔

ذوالحجہ کی 12 تاریخ کو 21 کنکریاں مارنی ہے۔

جمرات کو کنکریاں مارنا (رمی کرنا): مِنٰی واپس جا کر تینوں جمرات (ستونوں) پرسات سات کنکریاں ماریں۔ پہلے جمرہ اولی پر (7 کنکریاں)، پھر جمرہ وسطٰی پر (7 کنکریاں)، اور آخر میں جمرہ عقبہ پر (7 کنکریاں) ماریں۔

پہلے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر لمبی لمبی دعائیں کریں اور دوسرے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد بھی قبلہ رخ ہو کر لمبی لمبی دعائیں کریں اور آخر میں جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد دعا نہ کریں، واپس اپنے خیموں میں چلے جائیں۔

رخصتی (مِنیٰ سے جانا): 12 ذی الحجہ کو جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد، آپ سورج ڈوبنے سے پہلے مِنیٰ سے مکہ واپس جا سکتے ہیں، جس سے آپ کا حج مکمل ہو جاتا ہے۔ (اگر آپ 13 ذی الحجہ کو بھی رُک کر جمرات مارنا چاہیں تو زیادہ ثواب کے لیے ایسا کر سکتے ہیں)۔

رمی میں نیابت

مریض اور کمزور آدمی کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ رمی کے لیے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے۔ نائب کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر پہلے اپنی طرف سے رمی کرے اور پھر اس کی طرف سے جس نے اسے اپنا نایاب بنایا ہے۔

طواف وداع

تمام مناسک حج ادا کرنے کے بعد جب آپ اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کریں تو کعبہ شریف کا طواف کریں اسے طواف وداع کہا جاتا ہے۔

حیض و نفاس والی خواتین کے سوا ہر شخص کے لیے یہ طواف فرض ہے۔

بیت اللہ سے نکلتے وقت الٹے پاؤں چلنا منع ہے۔

کچھ ہدایات

حج اور عمرے کی ادائیگی پر جانے والوں کے لیے کچھ ضروری ہدایات ہیں۔ لہذا ان کی پابندی ضروری ہے۔ اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

نمبر 1: دین کے فرائض مثلًا: نماز بروقت باجماعت باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں۔

نمبر 2: ان تمام امور سے اجتنا کریں اجتناب کریں جن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا ہے مثلًا: بےہودہ گفتگو، گناہ کے کام، لڑائی جھگڑا اور اللہ و رسول کی نافرمانی کے دیگر کام۔

نمبر 3: اس مقدس سفر کے دوران اپنے قول یا عمل سے کسی بھی مسلمان بھائی کو کوئی تکلیف نہ دیں۔

نمبر 4: ان تمام باتوں سے اجتناب کریں جو حالت احرام ممنوع ہیں مثلًا: (الف) حالت احرام میں بال یا ناخن نہ کاٹیں اور اگر کوئی بال وغیرہ قصد و ارادے کے بغیر از خود گر جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ب) حالت احرام میں جسم، لباس اور کھانے پینے میں خوشبو استعمال نہ کریں۔ احرام باندھنے سے پہلے استعمال کی گئی خوشبو کا کوئی اثر باقی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ت) حالت احرام میں شکار نہ کریں، حرم کا کوئی درخت نہ کاٹیں اور کوئی گری پڑی چیز نہ اٹھائیں الا یہ کہ اس کا اعلان کرنا مقصود ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں سے محرم کو منع فرمایا ہے۔

نمبر 5: سر کو کپڑے کے ساتھ نہ ڈھانپیں البتہ چھتری استعمال کرنے یا سامان وغیرہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔

نمبر 6: حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا مثلاً قمیص، ٹوپی، شلوار عمامہ اور موزے وغیرہ نہ پہنیں۔

نمبر 7: عورت کے لیے بھی حالت احرام میں یہ منع ہے کہ وہ ہاتھوں میں دستانے پہنے یا چہرے کو نقاب اور برقعہ وغیرہ کے ساتھ ڈھانپے۔ ہاں البتہ جب اجنبی مرد سامنے آجائیں تو پھر حالت احرام میں بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔

نمبر 8: اگر محرم بھول کر یا ناواقفیت کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لے یا سر ڈھانپ لے یا خوشبو استعمال کر لے یا بال کاٹ لے یا ناخن تراش لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب اسے یاد آجائے یا جب شرعی حکم معلوم ہو جائے تو پھر فورا اس سے رک جائے۔

نمبر9:حالت احرام میں جوتے، انگوٹھی، عینک، آلہ سماعت، گھڑی اور ایسی پیٹی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے جو رقم اور کاغذات وغیرہ کی حفاظت کے لیے ہو۔

نمبر 10: احرام کو بدلنا، دھونا، اور صاف کرنا... سر اور جسم کو دھونا یعنی غسل کرنا بھی جائز ہے اور اس سے اگر قصد و ارادے کے بغیر کچھ بال گر جائیں تو اس میں کوئی کفارہ وغیرہ نہیں۔

واپسی کی دعا

آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ (بخاری)

ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے۔

مسجد میں دو رکعت

سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں دو رکعت بطور شکرانہ ادا کریں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔ (بخاری)

دعوت کا اہتمام

حاجی جس وقت بخیر و عافیت گھر پہنچ جائے تو اپنی ہمت و استطاعت کے مطابق دوست احباب اور غرباء و مساکین کی دعوت کرے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح فرما کر لوگوں کی دعوت کی۔

UMRAPRO